پروفیسر جمیل چودھری

دہشت گرد کون؟

مغربی دانشوروں سے چند سوالات

آج کل مغربی دانشور صرف مسلمانوں کو دہشت گرد ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔کرہ ارض پر آباد باقی قوموں اور خود اپنے بارے میں صورت حال کو خفیہ رکھا جا رہا ہے۔لیکن جب ایک جرمن مسلم سکالر سے دہشت گردی کے بارے پوچھا گیا۔تو حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہوتی چلی گئی۔جرمن سکالر نے کچھ یوں سوالات کرنے شروع کیے۔

☆ پہلی جنگ عظیم کس نے شروع کی جس میں ایک کروڑ 33 لاکھ افراد لقمہ اجل بنے؟
مسلمانوں نے نہیں

☆ دوسری جنگ عظیم جس میں 5 کروڑ 64۔لاکھ لوگ زندگی کی بازی ہار بیٹھے کس نے شروع کی؟
مسلمانوں نے نہیں

☆ دوسری جنگ عظیم میں ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم پھینکنے والے کون تھے؟
مسلمان نہیں

☆ کس نے 60 لاکھ یہودیوں کو ہولوکاسٹ کے دوران گیس چیمبرز میں بھون ڈالا؟
مسلمانوں نے نہیں

☆ کس نے 10 کروڑ ریڈ انڈینز کو شمالی امریکہ میں قتل کیا؟
مسلمانوں نے نہیں

☆ کس نے 20 لاکھ آسٹریلوی قدیم باشندوں کو مار ڈالا؟
مسلمانوں نے نہیں

☆ کس نے جنوبی امریکہ براعظم پر قبضے کے دوران 5 کروڑ انسانوں کو قتل کیا؟
مسلمانوں نے نہیں

☆ کس نے 18 کروڑ افریقیوں کو غلام بنانے کے لیے گرفتار کیا اور ان میں سے 12 کروڑ کو سمندر میں پھینک دیا؟
مسلمانوں نے نہیں۔

منگولوں نے ایک صدی تک یورپ اور ایشیا پر حملے کیے اور 4 کروڑ آبادی کو دنیا سے ختم کیا۔ یہ کام بھی مسلمانوں نے نہیں کیا۔ روس اور فرانس کی جنگ 12 سال اور 5 ماہ تک جاری رہی، لاکھوں لوگ لقمہ اجل بنے۔ مسلمان شریک نہ تھے۔ فرانس اور برطانیہ کی جنگیں دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ ان میں بھی لاکھوں لوگ مارے گئے۔ مسلم قوم ان جنگوں سے دور تھی۔

پھر 80 کی دہائی کے شروع میں روس نے مسلم ملک افغانستان پر حملہ کر کے 20 لاکھ افغانوں کو موت کے گھاٹ اتارا۔ حملہ روس نے کیا، مقامی افغان صرف اپنا دفاع کرتے رہے۔ 2001 میں امریکہ نے بھی افغانستان پر حملہ کیا۔ 4 لاکھ افغان اب تک مارے جا چکے ہیں۔ حملہ میں مدد دینے والے ملک پاکستان کے بھی 70 ہزار انسان لقمہ اجل بنے۔ حملہ کرنے والی سپر طاقت امریکہ تھی۔ امریکہ نے 2003 میں عراق پر بغیر کسی وجہ کے حملہ کیا اور 6 لاکھ 50 ہزار عراقی اب تک مارے جا چکے ہیں۔ حملہ کرنے والی سپر طاقت امریکہ تھی۔

افغانستان، عراق، شام اور لیبیا میں مغربیوں کی طرف سے قتل وغارت گری ابھی تک جاری ہے۔ قتل وغارت گری کے یہ تمام حوالے مغربی ہیں۔ انہیں مغرب مسترد نہیں کر سکتا۔ بہت سی جنگوں میں انسانوں کے مارے جانے کے اعداد و شمار اوسطاً لیے گئے ہیں۔ حقیقی تعداد درج کردہ سے بھی زیادہ تھی۔

جرمن مسلم سکالر کہتے ہیں کہ پہلے دہشت گردی کی واضح تعریف کی جائے۔ ان کے کہنے کے مطابق اگر کوئی غیر مسلم برائی کرتا ہے تو اسے صرف جرم سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اگر کسی مسلمان سے برا کام ہو جائے تو اسے دہشتگردی شمار کیا جاتا ہے۔ پہلے یہ دوہرا معیار ختم ہونا ضروری ہے۔ دوہرے معیار کے خاتمے کے بعد آگے بات کی جا سکتی ہے۔ اقوام متحدہ اور انسانی حقوق کے کمیشن صرف ظاہرداری اور دھوکہ کے لیے ہیں۔ مغرب کے اپنے اداروں کی جاری کردہ اوپر والے اعداد و شمار صرف مغربی قوموں کو دہشت گرد اور قاتل انسانیت ثابت کر رہے ہیں۔ انسانوں کو قتل کرنے کا کام چاہے نان سٹیٹ ایکٹر کریں یا ریاستوں کی طرف سے کیے جائیں۔ دہشت گردی ہی کہلاتے ہیں۔ مغربی عیسائی ریاستیں اس کام میں دنیا کی باقی اقوام سے بہت اونچے درجے پر نظر آتی ہیں۔